دل کی بات　　　　مدیر

احرار، تحفظِ ختمِ نبوّت اور آپ کا تعاون

تحریکِ آزادیٔ ہند میں جن انقلابی جماعتوں نے اپنے مذہب، قوم اور وطن کی آزادی کے لیے انگریز سامراج کا مقابلہ کیا اور اپنی لازوال جدوجہد میں بے مثال قربانیوں اور ایمان وعزیمت کی داستانیں مرتب کیں اُن میں مجلس احرارِ اسلام کا نام سرفہرست ہے۔ جس کے صبر وثبات، جرأت وحوصلہ مندی اور بے باکی وراست بازی کی داستانیں تاریخ کے صفحات میں مرقوم ہیں۔

۱۸۵۷ء سے شروع ہونے والے جہادِ آزادی سے لے کر ۱۹۲۱ء کی تحریک خلافت تک انگریز سامراج کے خلاف لڑنے والے علماءِ حق نے عظیم الشان قربانیاں دیں۔ ہزاروں علماء کو سرعام پھانسیاں دی گئیں اور اُنھیں توپوں کے دہانوں پر رکھ کر اُن کے چیتھڑے اُڑا دیے گئے۔ ان گنت علماء اور کارکنوں کو عمر قید کی سزا کے طور پر کالا پانی بھیج دیا گیا۔ ۱۹۲۱ء کی تحریک خلاف اپنے منطقی اختتام کو پہنچی تو خلافت کے چند مخلص رہنماؤں نے زندگی کی نئی راہ نکالی۔ چنانچہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو لاہور میں ''مجلس احرارِ اسلام'' کے نام سے ایک نئی جماعت قائم کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مفکر احرار چودھری افضل حق، شیخ حسام الدین، مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا مظہر علی اظہر جیسے سربکف مجاہدین مجلس احرار اسلام کے بانی رہنما تھے۔ انگریزی اقتدار کا خاتمہ اور کامل آزادی، مسلمانوں کے مذہبی وسیاسی حقوق کا تحفظ اور تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوّت احرار کے نصب العین کے بنیادی نکات وعنوانات تھے۔ احرار، اپنے نصب العین کے حصول کے لیے میدان میں اترے تو قید وبند کی صعوبتیں استقبال کے لیے سامنے کھڑی تھیں۔ احرار نے اُنھیں سینے سے لگایا اور منزل کی طرف گامزن رہے۔ قادیانی، ہندوستان میں انگریزی استعمار کے سب سے بڑے ایجنٹ تھے۔ احرار نے ابتدا ہی میں آڑے ہاتھوں لے کر ان کا تعاقب کیا اور چلتے چلتے ان کی جنم بھومی قادیان تک پہنچ گئے۔ اکابر احرار نے بیک وقت دینی، سیاسی اور سماجی شعبوں میں مسلمانوں کے لیے بے پناہ خدمات انجام دیں اور بے مثال قربانیاں دیں۔

جولائی ۱۹۳۴ء میں شعبۂ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوّت قائم کیا اور اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیان میں احرار تبلیغ کانفرنس منعقد کی۔ قادیان کے احرار ختمِ نبوّت مرکز میں مولانا عنایت اللہ چشتی، مولانا محمد حیات، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا لال حسین اختر رحمہم اللہ اور دیگر حضرات نے وہاں مستقل خدمات انجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانی سرگرمیوں کا رخ پاکستان کی طرف ہوا تو احرار پھر میدان میں آ گئے۔ قادیانی، پاکستان کے اقتدار پر شب خون مارنا چاہتے تھے۔ احرار نے

تمام مسلمانوں کو آل پارٹیز تحفظ ختمِ نبوّت کنونشن لاہور میں اکٹھا کیا اور تحریکِ مقدس تحفظ ختمِ نبوّت ۱۹۵۳ء کا آغاز ہوگیا۔ یہ ایک تاریخی حادثہ ہے کہ اسلام کے نام پر بننے والے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مسٹر ظفر اللہ خان ایک قادیانی تھا۔ جس نے بیرون ممالک پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانی تبلیغی دفاتر میں تبدیل کر دیا تھا۔ تحریکِ مقدس تحفظِ ختمِ نبوّت کو عدم تشدد کے منافق علم برداروں نے بے پناہ تشدد سے کچل دیا۔ دس ہزار مسلمانوں کو گولیاں مار کر شہید کیا گیا لیکن ختمِ نبوّت زندہ باد کی آواز اور زیادہ بلند ہوگئی۔ سر ظفر اللہ کو وزارتِ خارجہ سے الگ ہونا پڑا اور عوام میں قادیانی نفرت کی علامت بنا دیے گئے۔

۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ایک آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ شہداء ختمِ نبوّت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا اور غدارانِ ختمِ نبوّت شکست و ذلت سے دوچار ہوئے۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا مگر تاحال صحیح معنوں میں اس قانون پر عمل نہیں ہو رہا۔ ظاہر ہے اس کی ذمہ داری حکمرانوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ تحفظِ ختمِ نبوّت اور احرار لازم و ملزوم ہیں۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ: ”مجلس احرار کی بقا ایک شرعی امر ہے۔“ ابناء امیر شریعت خصوصاً حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہم اللہ کا احسان ہے کہ انھوں نے بقاءِ احرار کے لیے زبردست محنت کی۔ انھی کی اخلاص بھری محنت کا نتیجہ ہے کہ فتنۂ قادیانیت کے محاذ پر عصری ضرورتوں اور تقاضوں سے لیس ہو کر احرار کارکن دادِ شجاعت دے رہے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر کی اشاعت اور اس کی تقسیم، مختلف مراکز میں ختمِ نبوّت کورسز کا اہتمام، ختمِ نبوّت خط کتابت کورس، احرار ختمِ نبوّت کانفرنسوں کا تسلسل، قادیانیوں کی ملکی اور بین الاقوامی سازشوں پر نظر، سوشل میڈیا پر قادیانیوں کا تعاقب، احرار ویب سائٹ کا قیام، چناب نگر، ملتان، لاہور اور چیچہ وطنی میں جماعت کے تحت دینی مدارس و مراکز کا قیام اور فعال کردار، خصوصاً میڈیا کے محاذ پر تحریکِ طلباء اسلام کے نوجوان کارکنوں کی شاندار خدمات ہماری نمایاں کامیابیاں ہیں۔ ظاہر ہے اتنا بڑا کام آپ کے تعاون کے بغیر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ شعبان المعظم شروع ہو چکا ہے اور رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ ان دو مہینوں میں احرار کارکن مزید عملی بے داری کا مظاہرہ کریں اور جماعت کے بیت المال کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے رابطہ عوام مہم تیز کریں۔

چناب نگر، ملتان اور چیچہ وطنی کے زیر تعمیر مراکز کی تکمیل، مدارس کے طلباء کی تعلیم و تربیت اور لٹریچر کی اشاعت کے لیے عطیات، زکوٰۃ و صدقات، عشر اور ختمِ نبوّت فنڈ کی مدات میں تعاون حاصل کرنے کے لیے عوام میں زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔

ابنِ امیر شریعت، قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کی قیادت میں آپ کی محنت اور تعاون سے ہم ان شاء اللہ اپنے اہداف حاصل کرنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین